کنز المدارس بورڈ پاکستان

تعریفات اصول الشاشی

مدرس

حضرت علامہ مولانا

ذیشان مدنی عطاری

صاحب

مرکزی جامعۃ المدینہ جڑانوالہ

کاوش محمد اسماعیل یوسف اویسی

تعریفات

خاص:
ہر وہ لفظ جو کسی معنی معلوم یا مسمی معلوم کیلئے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔ خاص کی 3 قسمیں ① خاص الفرد ② الجنس ③ النوع

عام:
وہ لفظ ہے جو افراد کی ایک جماعت کو یا تو لفظاً شامل ہو یا معنیً۔ عام کی دو قسمیں ہیں ① عام مخصوص ② عام غیر مخصوص

مطلق:
وہ اسم جس سے بغیر کسی قید کے مسمی مراد لیا جائے۔ خواہ صفت ہو یا جنس

مقید:
وہ اسم جس سے مع القید مسمی مراد لیا جائے۔ ① صفت ② جنس

مشترک:
ایسا لفظ جس کے دو یا اس سے زائد معنی ہو۔

مؤول:
جب غالب رائے سے مشترک کے ایک معنی کو ترجیح حاصل ہو۔

حقیقت:
لغت کے واضع نے جو لفظ جس معنی کیلئے وضع کیا اگر وہ معنی اسی لفظ کا ہو تو حقیقت ورنہ **مجاز** کہلاتا ہے حقیقت کی 3 قسمیں ہیں ① حقیقت متعذرہ ② مہجورہ ③ مستعملہ

حقیقت متعذرہ:
ایسی حقیقت جس پر عمل مشکل ہو

مہجورہ:
ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا تو آسان ہو لیکن لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو۔

مستعملہ:
ایسی حقیقت جس پر عمل کیا جاتا ہو اگر چہ اس کے مجاز پر بھی عمل ہوتا ہے۔

صریح:
وہ لفظ ہے جس کی مراد بالکل واضح ہو اس طور پر کہ جب وہ لفظ بولا جائے تو مراد سمجھ میں آجائے۔

کنایہ:
وہ لفظ جس کی مراد پوشیدہ ہو۔

ظاہر:
سے مراد وہ کلام ہے جس سے محض سننے ہی اس کی مراد بغیر کسی غور و فکر کے سامع پر واضح ہو جائے۔

نص:
کلام کو جس معنی کے لیے چلایا گیا ہو تو وہ لفظ اس معنی کے نص کہلاتا ہے۔

مفسر:
وہ کلام ہے جس کی مراد متکلم کے بیان سے ایسی ظاہر ہو کر اس میں تاویل و تخصیص کا احتمال نہ رہے۔

محکم:
وہ کلام جس میں متکلم کی مراد مفسر سے اس قدر زیادہ ظاہر ہو کر اس کا خلاف کسی طور پر جائز نہ ہو۔

خفی:
وہ لفظ ہے کہ جس کی مراد کسی عارض کی وجہ سے پوشیدہ ہو۔

مشکل:
جس میں خفی سے بھی زیادہ خفا اور پوشیدگی پائی جائے۔

مجمل:
وہ لفظ ہے جو کئی معانی کا احتمال رکھتا ہو اور متکلم کی طرف سے بیان کیے بغیر اس کی مراد ظاہر نہ ہو۔

متشابہ کی تعریف:

وہ لفظ جس کی مراد دنیا والوں کو معلوم نہ ہو اگرچہ آخرت میں معلوم ہو جائے۔

متعلقات نصوص بیان کریں:

متعلقات نصوص 4 ہیں ① عبارۃ النص ② اشارۃ النص ③ دلالۃ النص ④ اقتضاء النص۔

عبارۃ النص:

کسی حکم کو ثابت کرنے کیلئے جو کلام چلایا جائے۔

اشارۃ النص:

نص سے بغیر کسی زیادتی کے جو معنی و حکم اشارۃً سمجھ میں آ رہا ہو اسے اشارۃ النص کہتے ہیں۔ نیز اس کیلئے کلام نہیں چلایا جاتا۔

دلالۃ النص:

ایسا معنی جو لغوی طور پر حکم منصوص علیہ کی علت سمجھا جائے۔

اقتضاء النص:

وہ معنی جسے مقرر مانے بغیر کلام کی دلالت درست نہ ہو۔

امر کی تعریف:

لغوی معنی کوئی شخص دوسرے سے کہے افعل یہ کام کر اور شرع میں تَصَرُّفُ اِلْزَامِ الْفِعْلِ عَلَی الْغَیْر دوسرے پر فعل کو لازم کرنا تصرف امر کہلاتا ہے۔

امر مطلق کی تعریف:

وہ امر جس میں کسی قید یا دلیل سے یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں امر مطلق کہلاتا ہے۔

ماموربہ کی کتنی قسمیں ہیں:

مامور بہ کی دو قسمیں ہیں (1) مطلق عن الوقت (2) مقید بالوقت

مطلق عن الوقت:

وہ مامور بہ جس کی ادائیگی محدود وقت کیساتھ مقید نہ ہو
یا اس طور پر کہ وقت کے گزر جانے سے مامور بہ فوت ہو جائے
بلکہ پوری عمر میں کسی بھی وقت ادا کرنا ادا ہی کہلائے گا۔

مطلق نہیں) مقید بالوقت:

وہ مامور بہ جس کی ادائیگی کیلئے وقت مقرر ہو
اور وقت کے اندر ادائیگی ضروری ہو ورنہ قضاء کہلائے گا۔

مقید بالوقت کی کتنی قسمیں ہیں:

مقید بالوقت کی 2 قسمیں ہیں (1) وہ مامور بہ جس کیلئے وقت ظرف ہے
(2) وہ مامور بہ جس کیلئے وقت معیار ہے

پہلی قسم کی وضاحت:

وہ مامور بہ جو تمام وقت کو گھیرا نہیں ہوتا بلکہ وقت
کے کسی بھی حصے میں پایا جا سکتا ہو۔

دوسری قسم کی وضاحت:

وہ مامور بہ جو تمام وقت کو محیط ہو اور وقت
کی کمی و زیادتی سے گھٹتا بڑھتا رہے۔

حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی کتنی قسمیں ہیں:

حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی دو قسمیں ہیں (1) حسن بنفسہ (2) حسن لغیرہ

حسن بنفسہ کی تعریف:

وہ مامور بہ جس میں بذات خود اچھائی پائی جائے۔

حسن لغیرہ:

وہ مامور بہ جو غیر کی وجہ سے حسن ہو جائے۔

ادائیگی کے اعتبار سے مامور بہ کی کتنی قسمیں ہیں:

ادائیگی کے اعتبار سے مامور بہ کی 2 قسمیں ہیں ① اداء ② قضاء

اداء کی تعریف:

عین واجب کو اس کے مستحق کے حوالے کرنا اداء کہلاتا ہے جیسے وقت پر نماز پڑھنا

قضاء کی تعریف:

واجب کی مثل کو اس کے مستحق تک پہنچانا قضاء کہلاتا ہے جیسے نماز کو وقت گزار کر پڑھنا۔

ادا کی کتنی اقسام ہیں:

ادا کی 2 قسمیں ہیں ① ادائے کامل ② ادائے قاصر

ادائے کامل کی تعریف:

مامور بہ کو صحیح و مشروع طور پر اور تمام حقوق کے ساتھ بجا لانا ادائے کامل کہلاتا ہے۔

ادائے قاصر کی تعریف:

واجب کو عین لیکن اس کی صفت میں کچھ نقصان کے ساتھ مستحق کے حوالے کرنا ادائے قاصر کہلاتا ہے۔

قضاء کی کتنی اقسام ہیں:

قضاء کی 2 قسمیں ہیں ① قضائے کامل ② قضائے قاصر

قضائے کامل کی تعریف:

مستحق تک ایسی چیز پہنچانا جو صورۃ اور معنی دونوں طرح واجب کی مثل ہو۔

قضائے قاصر:

وہ چیز مستحق کے حوالے کرنا جو واجب کی مثل صوری نہیں بلکہ مثل معنوی ہو۔

مثل شرعی کی تعریف:

حروفِ معانی سے کیا مراد ہیں؟

ان سے مراد وہ حروف ہیں جو کسی معنی کا فائدہ دیتے ہیں لیکن ان کے معنی مستقل نہیں ہوتے بلکہ ربطِ معنی کے لیے آتے ہیں۔

حروفِ معانی کتنے اور کون کونسے ہیں

حروفِ معانی 11 ہیں ① واؤ ② فاء ③ ثم ④ بل ⑤ لکن ⑥ اَوْ ⑦ حتی ⑧ الیٰ ⑨ علی ⑩ فی ⑪ باء

① واؤ کس لیے آتا ہے:

واؤ مطلقاً جمع کیلئے آتا ہے اس میں ترتیب کا کوئی لحاظ نہیں۔

② فاء کس لیے آتا ہے:

① یہ تعقیب مع الوصل کیلئے آتا ہے یعنی فاء کے بعد جو اسم یا فعل مذکور ہو وہ حکماً بھی موخر ہوتا ہے ② کبھی بیانِ علت کیلئے

③ ثم کس لیے آتا ہے:

ثم تراخی کیلئے آتا ہے یعنی اس فعل میں وقفہ و فاصلہ ظاہر کرتا ہے جو معطوف و معطوف علیہ کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔

④ بل کس لیے آتا ہے:

بل غلطی کے تدارک کیلئے آتا ہے یعنی متکلم سے جب کلام میں غلطی ہو جائے تو اس حرف سے اس غلطی کا ازالہ کیا جاتا ہے

⑤ لکن کس لیے آتا ہے:

① نفی کے بعد استدراک کیلئے ② استیناف یعنی نئے کلام کیلئے

اَوْ کس لیے آتا ہے:

① دو مذکورہ چیزوں میں سے کسی ایک (غیر متعین) کی شمولیت کیلئے ② بمعنی حتی کیلئے

حتی کس لیے آتا ہے:

① حتی یعنی اصل وضع کے اعتبار سے الی کی طرف غایت کیلئے آتا ہے ② اگر یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک نہ پائی جائے اور حتی کا ماقبل سبب اور مابعد جزا بننے کی صلاحیت رکھتا ہو ③ حتی کا مابعد ماقبل کی جزا بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

الی کس لیے آتا ہے۔

یہ بھی انتہائے غایت کے لیے استعمال ہوتا ہے پھر اس کی دو صورتیں ہیں ① بعض اوقات امتداد حکم یعنی حکم غایت کو آگے گزر جانے کیلئے آتا ہے ② الی کبھی حکم کو غایت تک مؤخر کرنے کیلئے آتا ہے۔

علی کس کے لیے آتا ہے۔

① کسی بات کو لازم کرنے کیلئے ② حرف علی کبھی مجازاً باء کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ③ بعض اوقات حرف علی شرط کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

فی کس کے لیے آتا ہے۔

① ظرفیت کیلئے ②

با کس لیے آتا ہے۔

بالصاق و اتصال کیلئے آتا ہے۔

بیان کے فرق بیان کریں۔

7 ہیں ① بیان تقریر ② بیان تفسیر ③ بیان تغییر ④ بیان ضرورت ⑤ بیان حال ⑥ بیان عطف ⑦ بیان تبدیل

بیان تقریر:

اگر کسی لفظ کا معنی تو ظاہر ہو لیکن اس میں دوسرے معانی کا بھی احتمال ہو تو اس وقت یہ بیان کر دینا کہ ظاہری معنی

ہے جس سے دونوں صورتوں پر عمل ہو سکے۔

DATE: ____________ DAY: ____________

یہی مراد ہے بیان تقریر کہلاتا ہے۔

بیان تفسیر:

جب لفظ کی مراد واضح نہ ہو لیکن متکلم اپنے بیان سے اس کی وضاحت کر دے تو اسے بیان تفسیر کہتے ہیں۔

بیان تغییر:

متکلم اپنے کلام کو اپنے ہی بیان سے بدل دے تو اسے بیان تغییر کہتے ہیں۔

بیان ضرورت:

وہ بیان جو بغیر کسی کلام کے ضرورتاً ثابت ہو یعنی اس کیلئے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں پھر بھی سمجھ میں آ جائے۔

بیان حال:

جس جگہ بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں سکوت اختیار کرنا بیان حال کہلاتا ہے۔

بیان عطف:

اگر کسی مجمل پر کلیل یا موزوں چیز کا عطف کریں تو یہ عطف اس مجمل جملے کا بیان ہوگا اور اسے ہی بیان عطف کہتے ہیں۔

بیان تبدیل:

سابقہ حکم کو ختم یا منسوخ کرنا بیان تبدیل کہلاتا ہے۔

سنت کی تعریف:

سنت کا لغوی معنی طریقہ و عادت ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد بادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول فعل اور تقریر ہے اسے حدیث بھی کہتے ہیں۔

ثبوت کے اعتبار سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں۔

حدیث کی تین قسمیں ہیں (۱) حدیث متواتر (۲) حدیث مشہور (۳) خبر واحد

حدیث متواتر:

وہ حدیث جسے ایک جماعت نے دوسری جماعت سے اس طرح نقل کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا متصور نہ ہو اور حدیث اسی طریقے سے چلتی ہوئی ہم تک پہنچی ہو۔

حدیث مشہور:

وہ حدیث جو عہد صحابہ کرام علیہم الرضوان میں خبر واحد کی طرح ہو پھر دوسرے اور تیسرے عہد (دور) میں مشہور ہو جائے اور امت مسلمہ اس کو قبول کر لے یہاں تک کہ متواتر کی طرح ہم تک پہنچے۔

خبر واحد:

وہ حدیث جسے ایک راوی نے ایک راوی سے یا ایک راوی نے ایک جماعت سے یا ایک جماعت نے ایک راوی سے روایت کیا ہو۔

کتنے مقام پر خبر واحد حجت و دلیل ہوتی ہیں:

(۱) خالص اللہ تعالیٰ کا حق جس کا تعلق حدود وغیرہ سے نہ ہو۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے چاند کے بارے میں ایک اعرابی کی گواہی (خبر واحد) کو قبول فرمایا۔ یاد رہے کہ چاند سے روزہ ثابت ہوتا ہے جو کہ خالص حق اللہ ہے:

(۲) خالص بندے کا حق جس میں کسی دوسرے پر کوئی چیز لازم آتی ہو۔ مال کا جھگڑا۔

(۳) خالص بندے کا حق جس میں کسی پر کچھ لازم نہ آئے:

(۴) خالص بندے کا حق جس میں کسی پر کچھ نہ کچھ لازم آئے گا: